فون: ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۵

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | جمعرات یکم ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ، یکم اخاء ۱۳۶۰ ہش، یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۹ ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

دانت میں تکلیف ہے

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا شافیٔ مطلق خدا محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کو فضلون رحمتون اور عنایاتِ خداوندی سے معمور زندگی عطا کرے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام صحت بہتر ہے تاہم کمزوری ہے اور کبھی کبھی ضعف ہو جاتا ہے۔

احباب کرام التزام سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی بابرکت عمر عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی مشترک قربانی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں

از سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ (انعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

پھر فرمایا۔

آج قربانیوں کی عید ہے اور اس عید پر لاکھوں شاید کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دُنبے، گائے یا اونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا (الحج ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں۔ گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق، جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائے گی اس کی اس ابدی، ازلی، اور ساری قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے۔

پس یہ قربانیاں ایک یاد میں دی جاتی ہیں اور ایک علامت کے طور پر رکھی گئی ہیں جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں پہلے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے انہوں نے اپنے فاسدانہ خیالات میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے، انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ (الانبیاء ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے امت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جوان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین کے ساتھ برداشت کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وہی رہا کرتا ہے۔ چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو کہا کہ

بَرْدًا وَّ سَلٰمًا (الانبیاء ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دُکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرے تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور "سَلٰمًا" کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے)۔

حضرت (اقدس)..... نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اُن سے جا کر پوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دُکھ اور مصائب اور ایذا سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذا سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال

میں یہ بتایا کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنیوالے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دُکھوں کو دُکھ نہیں سمجھتے اُن آگوں کو آگ نہیں سمجھتے یہ آگ ان کی بلکہ ان کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے وہ ان دُکھوں کو، اس آگ کو "بَرْدًا" ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دنیا پر یہ ثابت کر دوں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ تباہ نہیں ہوا کرتا وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے اُس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے متبع ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقویٰ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتی ہیں وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں

اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں

دو معجزے

دکھاتا ہے ایک دنیا کے دُکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذت اور مسرت کا موجب بنتے ہیں، ایذاء کا موجب نہیں بنتے اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دنیا جلانے، مارنے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے بَرد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی رُو سے زندہ ہوتے ہیں

قربانی یہ ابتدائی نمونہ، اُسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ دی ہے دوسری قربانی جو اُسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرے چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی۔ بہرحال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں، بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں، اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا، خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں۔ تیری آزمائش ہو چکی اور تو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا۔ اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دے۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کر ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے آیا تو یہ قربانی دینے کیلئے راضی ہے؟ تو ان کا فوری طور پر بے تکلف جواب یہ تھا

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصافات آیت ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے وہ کرو

سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (الصافات ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکہ کے ساتھ تعلق تھا اُن کو اس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں

اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہوا۔ کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں نہ وہاں پانی تھا، نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ تھوڑا سا راشن دیا اور ان کو کہا۔ خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری دنیا کی روحانی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے اور دراصل یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اُس جگہ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنیوالی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے تمہاری قربانیاں تبھی قبول ہوں گی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بھی تم نبا ہو گے اور اگلی نسل بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی ۔ ان قربانیوں کے بعد اللہ عزّوجل قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا ۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں ۔ مسلمان بڑے فخر کیساتھ شہید ہوتے ہیں ۔ لیکن یہ دکھ اور یہ مصائب اسلام اور اُمّت مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم قربانی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے آپؐ کی بعثت کے وقت مکہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے ۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت ان کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا تو اس جنگل میں (روحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور وہ ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ۔ غیر آباد اس معنے میں کہ روحانی طور پر وہ غیر آباد تھا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور ان کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ میں ابھی مختصراً بتاؤں گا ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپؐ نے مکہ کے لوگوں کے حالات دیکھے ۔ روحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا اللہ تعالیٰ سے ان کی دوری دیکھی بُتوں کا انہیں غلام پایا ۔ فطرتیں ان کی مسخ پائیں تو شروع میں آپؐ نے اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی ۔ تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے ، واقف تھے ، رشتہ دار تھے جن کے ساتھ تعلق تھا انہیں سمجھانا شروع کیا کہ بتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالےٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکی زندگی کا قریباً ۱۸ ر ۲۰ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے ، اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہو گئے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں ۔ میں آپ کو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ میں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خداداد نورِ فراست سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کھلی کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپؐ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہوئی تھی انکی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد اسلام کی ترقی اور ساری دنیا میں پھیلانے کا ہے اُسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا ۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے ۔ آپؐ نے اللہ تعالےٰ کی اجازت سے ایسا کیا ۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ ۔ پھر تین سال جب گزر گئے اور آپؐ کے ساتھی آپؐ کی تربیت حاصل کر چکے ۔ نیز خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اُن منکروں میں سے بھی بہت سوں کے دلوں کے زنگ کو اُن روحانی اثرات اور قوت قدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالےٰ اپنے مامور یا عہد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کھل کے تبلیغ کی جانے لگی ۔

پھر تین سال کے قریب مکی زندگی کا ایک ایسا دور ہے جس میں کھلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی ۔ اب یہ

قربانی کا تیسرا نمونہ

ہے جو کامل اسوہ حسنہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپؐ کی تربیت اُمّتِ مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپؐ نے تربیت کی چنانچہ یہ تربیت ان تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپؐ کے صحابہؓ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے ان کو گزرنا پڑا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی یہ تین سال گزر گئے پھر جب مشرکین مکہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے نہ ان سے کوئی رشتہ کرے ۔ نہ کلام کرے نہ کوئی تعلق رکھے ۔ نہ ان کو کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جائے ۔ جہاں تک حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا ۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا کیونکہ چند دن کی خوراک تھی لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے یہی راستے تھے جو کھلے ۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ صحراء میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لئے جذب کا موجب بن جائے لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی ۔ صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپؐ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ

بھوک کی وجہ سے

ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور میں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے ۔ رات کا وقت تھا ۔ اندھیرے میں میں نے اسے اٹھایا اور کھا گیا ۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز

ایک اور بڑے بزرگ صحابیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں ایک سوکھا ہوا پرانا چمڑا مل گیا۔ میں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا۔ دھویا۔ اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ میں اس پر گزارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بھوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گزر رہے تھے اور صرف پانچ یا سات دن کے لئے نہیں بلکہ قریباً ڈھائی تین سال یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی اور ہمارے محبوب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عجیب شان

ہے اور آپؐ کی قوت قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر اپنے دین پر قائم رہے پھر خدا تعالےٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپؐ کے صحابہؓ نے دنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے یہ محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک معجزہ دکھایا۔ ان کے دل اس معاملہ میں نرم کر دیئے اور محاصرہ اٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغام حق سنایا ہے۔ کچھ نے قبول کیا ہے باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہر حال ساری دنیا کے لئے جو مذہب ہے اُس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر اب یہ میری بات نہیں سُنتے آپؐ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے بہر حال ۴۰ / ۵۰ / ۶۰ منٹ میں طے ہوا ہو گا تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہوئے اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبیؐ نے اور اس کے محبوب نے خدا کی راہ میں

قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا اُس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا سلسلہ ہو گا جس میں فساد بھی ہو گا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالےٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کو آج جا کے آزما لو اور دیکھو کیا وہ فساد پیدا کرنے والا یا خون کرنے والا ہے۔

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو۔ طائف والوں نے آپؐ کو بہت دُکھ دیا۔ جب آپؐ شہر کو چھوڑے جا رہے تھے۔ اس وقت بھی آپ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپؐ کو گندی گالیاں دیں۔ پتھراؤ کیا۔ سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپؐ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑ ہیں ان کو ان کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے تب مقصدِ حیات (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے ربّ کو شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے

دو طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب کو برداشت کرنا اور دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اسی رنگ میں کرے کہ وہ اسوۂ نبوی کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دنیا کی ذلتوں اور دنیا کی حقارتوں اور دنیا کی ایذا رسانیوں اور دنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اُسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی لیکن دنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لئے جلد تیار ہو جاتی ہے جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی اللہ تعالےٰ ان کی آنکھیں کھولے اور قربانی کی حقیقی روح کو وہ سمجھنے لگے اور خدا تعالیٰ سب دنیا کو، تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالےٰ کے محبوب بن جائیں اور اُس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں

بَرْدًا وَّ سَلَامًا

کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دُکھوں کو وہ کوئی دُکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دنیا مل کے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالےٰ ساری دنیا کو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت بخش خنک سائے تلے جمع کر دے آمین۔

(الفضل ۲۳ شہادت ۱۳۴۸ ہش)

عید الاضحیہ کے بعض ضروری مسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قوم میں خوشی کے مواقع پر کچھ تہوار منائے جاتے ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس میں بھی بعض تہوار مقرر کئے گئے ہیں۔ ان تہواروں میں سے ایک تہوار عید الاضحیٰ ہے یا قربانیوں کی عید ہے۔ اور اسے بڑی عید کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ ہر سال دس ذی الحجہ کو حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ اسی روز تمام مسلمان اللہ کے حضور سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔ قربانیاں کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں بھی مناتے ہیں۔

-• اس روز نہانا، صاف ستھرے کپڑے پہننا اور مسواک کرنا سنت نبوی ہے۔ ہر شخص جو تندرست ہو وہ اس روز غسل کرے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگائے نئے کپڑے میسر ہوں تو وہ پہنے ورنہ پرانے کپڑے دھوکر اور صاف کرکے پہنے اجتماع کے موقعہ پر یہ چیزیں صحت عامہ کے لئے بھی بہت ضروری ہیں اور پھر ان سے خوشی کا اظہار بھی ہوتا ہے جو عید کے لئے ضروری ہے۔

-• عید الاضحیٰ کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے۔ کیونکہ اس روز لوگوں نے قربانیاں کرنی ہوتی ہیں۔ اس لئے جلد نماز پڑھنا ثواب کا موجب ہوتا ہے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو لکھا۔ عجل الاضحیٰ واخر الفطر۔ (مشکوٰۃ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ اس عید کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ (لا یطعم یوم الاضحیٰ حتی یصلی (ترمذی)

-• عید کے لئے پیدل جانا مسنون ہے (عن علی۔ من السنۃ ان تخرج الی العید ماشیا (ترمذی) ہاں اگر کوئی عذر ہو تو سواری استعمال کی جاسکتی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ ایک راستہ سے عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے اور دوسرے رستہ سے واپس تشریف لاتے۔ (اذا کان یوم عید خالف الطریق (بخاری) کان اذا خرج یوم العید رجع فی غیرہ (ترمذی) اور غالباً اس میں حکمت یہ ہے کہ اس سے قوم کی شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے جو ان تہواروں کی اغراض میں سے ایک اہم غرض ہے۔

-• رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا طریق تھا کہ عید کو جاتے اور واپس آتے تکبیریں کہا کرتے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ زینوا اعیادکم بالتکبیر عیدوں کو تکبیرات سے مزین کرو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

یہ تکبیرات نویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر تیرھویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک کہی جائیں۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیرات کہی جائیں۔ ان کے علاوہ بھی ان دنوں میں تکبیر و تسبیح کرتے رہنا چاہیئے۔

-• عید اور اس قسم کے دوسرے اجتماعوں میں دوسروں کے آرام کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ جاتے وقت اور آتے وقت وقار سے چلنا چاہیئے۔ تا ہجوم میں کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے۔ کوئی ایسی چیز ساتھ نہیں لے جانی چاہیئے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے

-• عید کی نماز کی ادائیگی کے لئے لوگ معمول سے زیادہ آتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کو بھی عید کے اجتماع میں شامل ہونے کا حکم ہے۔ جو عام حالات میں نماز سے مستثنیٰ ہیں (عن ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض قال لیشھدن الخیر دعوۃ المسلمین (ابوداؤد) اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ نماز عید کھلے میدان میں ادا فرماتے۔ ہاں اگر مسجد وسیع ہو اور پاس میدان ہو جس میں مسجد میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے لوگ نماز ادا کرسکیں یا بارش وغیرہ ہو۔ (عن ابو ھریرۃ انہ اصابھم مطر فی یوم عید فصلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العید فی المسجد (ابوداؤد) تو نماز عید مسجد میں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

-• نماز عید سنت مؤکدہ ہے۔ دو رکعت نماز ہے جو صرف باجماعت ادا کی جاتی ہے اس سے قبل یا بعد عید گاہ میں کوئی نماز نہیں ہوتی ہاں گھر آنے کے بعد کوئی نفل ادا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ قرأت بالجہر ہوتی ہے جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہوجائے اس کی نماز ہوجاتی ہے۔ ایسا آدمی امام کے سلام پھیرنے کے بعد نماز مکمل کرلے اور دونوں رکعتوں میں حسب دستور تکبیرات بھی کہے اگر کسی وجہ سے یہ نماز پہلے دن ادا نہ کی جاسکے تو دوسرے اور تیسرے دن اسی وقت ادا کی جاسکتی ہے۔

-• عید کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی (عن جابر بن سمرۃ۔ صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ (ترمذی) اور اس کا طریق یہ ہے کہ پہلی رکعت میں امام تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے اور پھر سات تکبیرات بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے۔ ہر تکبیر کے بعد ہاتھ کانوں تک بلند کرکے چھوڑ دیئے جائیں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قرأت شروع کردے پھر دوسری رکعت میں سات کی بجائے پانچ تکبیرات کہی جائیں گی (عن عائشۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبّر فی الفطر والاضحیٰ فی الاولیٰ سبع تکبیرات وفی الثانیۃ خمسا (ابوداؤد) اگر امام تکبیرات بھول جائے تو سجدہ سہو ضروری ہے۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدۂ سہو ضروری نہیں۔

-• عید کی نماز کے بعد امام خطبہ پڑھیگا جس میں حاضرین کو مناسب حال نصائح کرے گا۔ (کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج یوم الفطر والاضحیٰ الی المصلّی فاوّل شیءٍ یبدأ بہ الصلاۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل النّاس والنّاس جلوس علی صفوفھم فیعظھم و یوصیھم و یامرھم (بخاری) خطبہ عید دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں تب بھی جائز ہے۔

-• چونکہ خطبہ عید کا حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے۔ مقتدیوں کو خطبہ سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے بلکہ خطبہ سنکر گھروں کو واپس جائیں۔

-• یہ عید چونکہ قربانیوں کی عید ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے جو شخص مالی استطاعت رکھتا ہو وہ ضرور قربانی دے۔ قربانی کے جانور کو نماز عید سے قبل ذبح کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ قربانی شمار نہیں ہوگا۔ ارشاد نبوی ہے۔ انّ اوّل ما نبدأ بہ فی یومنا ھٰذا ان نصلّی ثم نرجع فننحر فمن فعل فقد اصاب سنّتنا (بخاری)

(مرتبہ سلطان احمد پسرور کوٹی)

قربانیاں بزرگ ترین عبادت اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ ان قربانیوں میں عقلمندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی رضاجوئی کے لئے کیا جاتا ہے اور اسی طرح زمانہ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے ..... اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالےٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالےٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے۔ یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں۔"

(خطبہ الہامیہ ص۳۱ تا ص۳۳ ترجمہ از عربی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری سب سے بڑی عید

"ہماری سب سے بڑی عید اُس وقت ہو گی۔ جب اسلام اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ دنیا کے کناروں تک غالب آجائے گا" (حضرت مصلح موعود)

اپنی عید کے ساتھ اپنے مبلغ بھائیوں کی عید کا بھی خیال رکھیئے۔ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی سے جس قدر جلد ممکن ہو سبکدوش ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

تحریک جدید کا سال رواں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ہر مخلص احمدی کے لئے بقایا داری کے داغ سے محفوظ رہنے کی سعی بلیغ ضروری ہے۔

یہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں کہ تحریک جدید کا سال ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو جاتا ہے اور یکم نومبر تک انشاء اللہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نئے سال کا اعلان فرمائیں گے۔

اس لئے اب تک جس قدر رقوم چندہ تحریک جدید وصول کر چکے ہیں وہ فوری طور پر مرکز کو ارسال کر دی جائیں اور اس کے بعد بھی جو رقوم اجتماع انصار اللہ سے قبل وصول ہوں۔ وہ بھی ساتھ ہی مرکز کو بھجوا دیں۔ تا چندہ دہندگان خواہ مخواہ بقایا دار نہ شمار ہوں اور آپ کی جماعت کی ۳۱ر اکتوبر تک کی ادائیگی بھی مرکز میں صحیح درج ہو سکے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قربانی کی کھالوں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں

"عید الاضحیہ قریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر ربوہ میں قربانی کی کھالیں ایک ہزار سے زائد جمع ہوتی ہیں۔ ان کھالوں کے لئے اس سے قبل ربوہ کے مقامی دوست کو ٹھیکہ دیا جاتا تھا۔ اس سال باہر کے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو احباب ان کھالوں کا ٹھیکہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ٹنڈر مورخہ ۴ر اکتوبر ۸۱ء تک "دفتر صدر عمومی" ربوہ میں دستی طور پر یا بذریعہ ڈاک "بند لفافہ" میں بھجوا دیں۔ مورخہ ۶ر اکتوبر کو فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس روز اپنا نمائندہ بھجوا دیں۔

خواہشمند دوست اپنی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع

۲ر اکتوبر ۸۱ء بروز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع مسجد اقصیٰ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام خدام علی الصبح نماز تہجد باجماعت مسجد اقصیٰ میں ادا کریں گے۔ صبح ۱۱ بجے تک علمی، ورزشی مقابلہ جات اور تربیتی تقاریر ہوں گی اور ۲-۳۰ تا ۵ بجے شام علمائے سلسلہ تربیتی تقاریر فرمائیں گے۔

تمام خدام سے التماس ہے کہ صبح ۴ بجے مسجد اقصیٰ میں تشریف لے آئیں۔

(سیکرٹری اجتماع مقامی ربوہ)

سالانہ کنونشن احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان کے زیر اہتمام احمدی طلبا کا دوسرا سالانہ کنونشن مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز سوموار (مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے اگلے روز) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کالجز اور یونیورسٹیوں کے تمام احمدی طلباء سے شرکت کی درخواست ہے۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے عہدیدار کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ احمدی طلباء اس کنونشن میں شریک ہوں۔

مزید تفصیلات کے لئے مکرم ملک خالد مسعود صاحب معرفت ایوانِ محمود ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

(مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی)

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھُوَالنَّاصِر

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی

فون: ۶۱۷۰۶۹

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹

گھر:- ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

ٹویوٹا

گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات ہول سیل پر

الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں

۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ فون نمبر: ۷۴۶۰۹

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ھوالشافی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان۔ پوسٹ بکس ۲۲۲ • چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۲۹۹۷

ربوہ کا پتہ: مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان۔ ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لاویں!

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوش نما برتن۔ ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون ۵۲۶۲۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروزپور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

TEST OF CURES
ANY DISEASE DECLARED INCURABLE ?
CURES ACCEPT THE CHALLENGE
SEE THE LIST OF 140 CURES
GET THE REQUIRED CURES
FROM NEARBY CHEMIST
FOR
DETAILS AND FREE LITERATURE
CONTACT :
CURATIVE MED. CO. RECD.
PAKISTAN—H.O. RABWAH
Phones 606-607

خوشخبری
کتاب "محمدی کلیاں" مجموعہ اشعار پنجابی از
حکیم میاں محمد الدین صاحب کی جس میں ایمان
افروز اور دلچسپ اور پیاری پیاری نظمیں ہیں
ملنے کا پتہ:
ناصر دواخانہ جامع مسجد احمدیہ شیخوپورہ شہر
دربوہ میں ملنے کا پتہ:
مکتبہ عرفان گول بازار ربوہ

فون ملز: ۲۷۹۴۶ فون آفس: ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ۔ فیصل آباد
امپورٹر — ایکسپورٹر
لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پالین،
جاذب نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند
آفس
مندر گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور۔ فون ۳۲۴۴۴۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸، فون گھر ۵۳۵۰۰۔ کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ سلنسر بکس اور پچھلی کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ، ۳۰۵۳۹۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر) تشریف لائیں
فون نمبر ۶۸۱۲۶ ، ۵۳۴۲۰ ، رہائش ۶۲۹۳۰ ، فیکٹری رچنا ٹاؤن - ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴
آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا
نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان
ربوہ فون نمبر ۶۳۸
خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے نصیر آپٹیکل سروس فون نمبر ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت ضروری اعلان

ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کو یہ اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے اپنے ادارہ (فضل عمر پراپرٹی ڈیلر) کا آئندہ کے لیے نیا نام

فون دفتر ۶۴۰ — فون رہائش ۵۴۰

صدیق اسٹیٹ ایجنسی

رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ ہر قسم کی خط و کتابت صدیق اسٹیٹ ایجنسی کے نام پر کیجاوے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا تعاون ہمیشہ جاری رہیگا ادارہ آپکی خدمت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہیگا!

پروپرائٹر:- **چوہدری محمد صدیق**

صدیق اسٹیٹ ایجنسی نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر: ۵۳۵

القمر گلاس ہاؤس

ہر قسم کے عمارتی شیشے کا مرکز
حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ
J. QASIM

ضرورت انسٹرکٹرز

ادارہ ہذا میں الیکٹریشنز اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ (ووکیشنل) ٹریڈز کو پڑھانے کے لئے انسٹرکٹرز کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

المشتہر
پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر
ربوہ

لانگ و شارٹ کورسز کیلئے

داخلہ شروع ہے

الیکٹریشن — ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ

کورس لیول	مدت	کم از کم تعلیمی معیار
شارٹ کورس (کریش پروگرام)	چھ چھ ماہ	انڈر میٹرک، میٹرک
لانگ کورس (ووکیشنل)	ایک ایک سال	میٹرک پاس

نوٹ:- پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن خود ہی امتحان لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

کلاسز (۱۲) اکتوبر ۱۹۸۱ء سے شروع ہوں گی۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی ب ربوہ

منظور شدہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن — فون ۵۹۲

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴ / ۴۱۸۶۴۶ اور رہائش - ۴۱۸۶۴۵

پروپرائٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ربوہ اور بیرون ربوہ رہائشی پلاٹوں۔ مکانات، زرعی زمین خریدنے کے لیے
اچھی کارکردگی کا حامل
آپ کا چھ سالہ پرانا اور بے لوث ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۵۰۸ کمیٹی مارکیٹ ربوہ فون گھر نمبر ۴۰۵